

مثنوی

822

12-10-12

صبح امید

مصنفہ

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی

باہتمام انیس احمد عباسی

حقیقت پسند افق لکھنؤ میں چھپی

قیمت ۱۶

۱۳۱۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو زبان کی بہترین کتابیں

۶	علم الکلام	موقف حسنہ	عصر	نواب حسن الملک حرم	مرزا غالب حرم	اردو معالی سے
۱۰	بیان خسرو	ابن الوقت	عصر	مضامین الاخلاق للحداد	عبد بیدی	۱۱۲
عصر	رسائل شبلی	ایامی	عصر	تقلید علی الحدیث	دیوان راجا طبع میں سے	۱۱۲
عصر	الکلام	فسانہ مبتلا	عصر	مسیح نوکی تندیب	مشرع نظم طباطبائی	۱۱۲
۶	کتب خانہ اسکندریہ	روایات قدیمہ	عصر	سکندر بنی سیر	مجموعہ کچھ	۱۱۲
۶	مجموعہ کلام شبلی	لکچر وں مجموعہ	عصر	مطالب القرائن	خطبات احمدیہ	۱۱۲
۱۱۲	زیالہ نسائے	مطالعہ لکچر	عصر	اجتہاد	آثار احمدیہ	۱۱۲
۱	شعر النعم	مبادی الحکمتہ	عصر	مولانا آزاد حرم	سیرۃ غریبہ	۱۱۲
عصر	مولانا ذکاء حرم	لوحی عن زیر نام حرم	عصر	آب حیات	استبانات ہند	۱۱۲
عصر	تاریخ ہندوستان	خیال آفرین	عصر	سخندان فارس	مجموعہ کچھ	۱۱۲
عصر	تاریخ سلطنت مغلیہ	دکرم اردو	عصر	ننگ خیال	مقالات سرسید	۱۱۲
عصر	آمین نصیری	مولانا شبلی حرم	عصر	مجموعہ نظم آزاد	مضامین الاخلاق للحداد	۱۱۲
۱۱۲	کرشن مہ	فیضی جلد دوم	عصر	تندیاری	آخری مضامین سرسید	۱۱۲
۱۱۲	فلسفہ اشغال	آغاز اسلام	عصر	قصص ہند	انظر فی بعض مسائل	۱۱۲
۱۱۲	صحیفہ فطرت	انقلاب	عصر	نصیحت کار کرم	مولانا حالی حرم	۱۱۲
۱۱۲	تقویٰ اللسان	الغزالی	عصر	مولوی یحییٰ حرم	یاد کاغذ غالب	۱۱۲
۱۱۲	تعلیم الانظام	الماسون	عصر	حامل شریف ترجمہ	ناگہا سعدی	۱۱۲
۱۱۲	جغرافیہ ریاضیہ	سیرۃ النعمان	عصر	مراۃ العروس	مجموعہ نظم حالی	۱۱۲
۱۱۲	مجادد الحباب	سوانح مولانا دم	عصر	نبات الغش	مقدّمہ دیوان حالی	۱۱۲
۱۱۲	رسالہ علم مساحت	مضامین عالمگیر	عصر	توبۃ النصوح	دیوان حالی	۱۱۲
۱۱۲	حارثہ شکر	جہانگیر	عصر	زندہ	بیروہ کی مشاجرات	۱۱۲
۱۱۲	رسالہ تناسب	نقد لکچر	عصر	نقد لکچر		
۱۱۲	ابن عربیہ		عصر			

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبح اُمید

ادراکِ حالِ مازنگہ میوان نمود
حرفیِ حالِ خوشن برسیا نوشته ایم

جب قوم تھی مبتلا سے آلام
جو تاج تھی برقِ آسمان کی
کسریٰ کو جو کچلی تھی بالِ مال
قیصر کو دیئے تھے داغ جس نے
ٹھہر تھا فرانس کے جگر پر
اٹلی کو کنوین جھنکائیئے تھے

کیا یا وہین بہین وہ ایام
وہ قوم کہ جان تھی جہان کی
تھے چہ نہار فتح و قبال
گل کر دیئے تھے چراغ جس نے
وہ نیزہ خونِ نشان کہ چل کر
رہا کے دھوین اڑا دیئے تھے

با این همه جاوشوکت و سر
 ہیئت میں بلند اُس کا
 منطق میں ہوا جو گرم جولان
 میدانِ سخن جو روبرو تھا
 جو فلسفیان ہندو چین تھے
 یہ قوم کہ تاج آسمان تھی
 تھے جان کے پڑ گئے جولالے
 جس چشمِ سواک جہان تھا سیر
 پامال ہوا تھا بوستان کیا
 وہ ابر کہ چھارہا تھا یک سر
 پستی نے دبا لیا فلک کو
 اب خضر کو لگر ہی کا ڈر ہے
 جو ایر بھی برس گیا ہے

اقلیمِ شہر بھی تھے مستخر
 تھا فلسفہ زیر سایہ اُس کا
 تھا مکتے رکابِ مغرب و نوان
 فارس کی زبان پہ طوق تھا
 زمین سے اسی کو خوشہ چین تھے
 اب کوئی گھڑی کی میمان تھی
 ہر سانس لپیتی تھی سنبھالے
 وہ ہو مکہ کے ہو رہا تھا بے آب
 آئی تھی بہارِ خیزان کیا
 دو دن ہوئے کھل گیا برس کر
 خورشید ترس گیا چمک کو
 عیسیٰ کو تلاش چارہ گر ہے
 اک بوند کو اب ترس گیا ہے

اسلام کی جان پر بنی ہے
 ہر چیز یہ ہو چکی تھی حالت
 غفلت نے ڈبو دیا تھا ہم کو
 مٹنے پہ جو تھا نشان ہمارا
 غفلت کے چل ہے تھے جھونکے
 کس نیند میں ہو گئی تھیں نینکھیں
 ادراک و خبر سے برطرف تھا
 بیمار تھا بے نظام تھا دل
 تھے ہوش و حواس سب مُعطل
 تھی روز بروز حالت ابتر
 پیچھے مٹنے لگی تھی بڑھکر
 عزت نہ رہی نہ جاہ و ثروت
 دولت جو اٹھ دھو چکے تھے

دم توڑ رہا ہو جان کتنی ہے
 ہم تھے وہی ست خوابِ احت
 تقلید نے کھو دیا تھا ہم کو
 خواب اور ہوا گراں ہمارا
 گو صبح ہوئی پہ ہم نہ چومکے
 بیمار سی ہو گئی تھیں آنکھیں
 دل یا کوئی پارہ حشر تھا
 پہلو میں بے نام تھا دل
 سیڑھی تھی غرض ایک بھی گل
 بن بن کے بگڑ چلا مٹا
 دریا یہ اُتر چلا تھا چڑھ کر
 افلاس کی بج چکی تھی نوبت
 اور علم و ہنر بھی کھو چکے تھے

وہ فلسفہ کہن ہمارا
 وہ اوج کمال نکتہ دانی
 منقول کی انتہائے تکمیل
 ترتیب گزارش دلائل
 اندوختہ سلف تھا جو کچھ
 تھے ذرہ خاک یا ستارے
 معقول کو فقہ کو ادب کو
 یہود و فسانہ سے پارین
 وہ نوکِ خزہ کی نیزہ بازی
 یہ طرز خیال تھا ہمارا
 جسے لہریں و موج و سارا
 کی سیر بھی گرچہ سرور کی
 نالوں کے دکھائے جب تماشے

گنجینہ علم و فن ہمارا
 یعنی وہ مسائل معانی
 آئین و اصول جرح و تعدیل
 اس طرح کے اور بھی مسائل
 وہ لعل تھا یا خزن تھا جو کچھ
 اب کچھ نہیں ہاتھ میں ہمارے
 ہم ہاتھ سے کھو چکے ہیں سب کو
 زلفِ خط و خال کے مضامین
 وہ ترکِ نگہ کی فتنہ سازی
 یہ فن۔ یہ کمال تھا ہمارا
 ہر چند کہ ہم نے چھان مارا
 لیکن نہ خبر سرِ ملی کمر کی
 گردون کے اڑادے پر پرنچے

دریا ٹھہرایا چشم تر کو
 چھیرا رگِ دل کو نیشتر سے
 اس کو چہ تنگ دمار سے ہم
 کھایا کئے گو ہزار چکر
 چرچا یا ذکر تھا تو یہ ہٹا
 اپنی تو ہمیں نہ کچھ خبر تھی
 لڑ پڑتے تھے بات بات میں ہم
 دکھلائی کمال دینداری
 تکفیر ہمارا ہی چلن تھا
 دشمن کو نہ کر کے بونق
 گمراہ تو سیکڑوں بنائے
 خلقِ نبوی کی تھی یہ تصویر
 تصنیف میں گالیوں کی بھمار

خوننا بہ فشان کہ سا جگر کو
 نالوں کو لڑا دیا اثر سے
 اس پیچ سے اس حصار سے ہم
 تازیت منکل سکے نہ باہر
 جولاں گہ فکر تھا تو یہ ہٹا
 اور دن کے عیوب پر نظر تھی
 ڈوبے تھے تعصبات میں ہم
 مومن کو بنا دیا جو ماری
 نزیق تو تکیہ سخن تھا
 مومن کو بنا دیا منافق
 رستے پہ نہ ایک کو بھی لائے
 آپس میں ہر ایک گرم تکفیر
 تحریر کہ لعنتوں کا انبار

پر پاتھے وہ بچڑن میں تھنے
 آپس میں نفاق کا عیسالم
 اللہ ری یہ وہ غفلت با
 باطل پہ فدا تو حق سے بیزارا
 دیندار برائے نام تھے ہم
 تھے رسم و رواج پر فدا سب
 سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہو؟
 نیزنگیوں پر نہ کچھ نظر کی
 کیا پیش ہو؟ کسی صورت میں؟
 رنگ و روش سپر کیا ہو؟
 ہین چرخ کی اب نئی اوہن
 چھیڑے جو گئے نئے فسانے
 پھونکا ہر فلک نے اور افقوں

دیکھے نہ سنے کبھی کسی نے
 یہ اُس سے تھا وہ اُس سے ہم
 سمجھے تھے رواج کو شریعت
 تقلید پہ کس بلا کا اصرار
 وابستہ رسم عام تھے ہم
 تحقیق سے کچھ غرض یہ مطلب
 اگر سمیت زمانہ چل رہا ہو؟
 یعنی کہ ہوا ہو اب کدھر کی؟
 کیا وقت ہو؟ کیا ضرورتیں ہن؟
 اب طرز حرام دہر کیا ہو؟
 چلنے لگیں اور ہی ہوا میں
 نغمہ وہ رہا۔ نہ وہ ترانے
 اب رنگِ نمانہ ہو دگرگون

سیارہ ہیں اب نئی چمک کے
اب صوتِ ملکِ دینِ نئی ہو
سب بھول گئے ہیں اسبق کو
تیر جو بدل گئے قضا کے
میں تانہ اولین ہمارا
وہ لطف کے ترکے وہ صفت
وہ سحر و فسون گری زبان کی
وہ درجِ در سخن ہمارا
جو زینتِ تاج تھے ہمارے
جس باغ کے برگِ مساز تھے ہم
جو دشت تھا سبزہ زار ہم سے
جس نرم کے میگسار تھے ہم
جھونکے جو چلے نئی ہوا کے

وہ ٹھاٹھ بدل گئے فلک کے
افلاک نئے زمین نئی سہم
گردون نے اُگٹ دیا ورق کو
ٹھنکات ہیں چرخِ قضا کے
وہ جام وہ ساکین ہمارا
وہ گرمیِ سخن وہ صحبت
وہ طرز وہ شوخیانِ بیان کی
گنجینہٴ علم و فن ہمارا
جو مایہ ناز تھے ہمارے
یعنی کہ چین طراز تھے ہم
جس باغ پہ تھی بہار ہم سے
جس ملک کے تاجدار تھے ہم
انغوشِ مین آگیا فنا کے

وہ بزم رہی نہ جام و ساغر
 دیکھی یہ روش تو پھر خردمند
 کرنے بھی نہ پائے تھے کہ سینھلے
 طرز و روش زمانہ حال
 یان اور جو قافلے روان ہیں
 لیکن نقش زمین رہے ہم
 اگر کرنہ کبھی ابھر کے ہم
 گو غیر اب اہل تحسین ہیں
 اب تک ہیں بغفلت آرمیدہ
 ہر چند وہ بزم ہے نہ احباب
 کو لطفِ خور زمانہ ہیں ہم
 اس گنج گہر پہ ہم ہیں نازان
 قائم جو وہ انجمن نہیں ہے

ایک بار اُلٹ گیا وہ دست
 ہوتے گئے طرز نو کے پاسبند
 بدلا جو زمانہ وہ بھی بدلے
 جسٹ صناعت ہر چلے وہی چال
 سب باد صبا سے ہمچنان ہیں
 بیٹھے تھے جہان میں ہے ہم
 بگڑے تو نہ پھر سنور کے ہم
 ہم گرم زمانہ کہن ہیں
 محو چینِ خزان رسیدہ
 ہم دیکھ رہے ہیں پڑ ہی خواب
 مخمور سے شبانہ ہیں ہم
 جس کا کوئی جوہری نہیں یان
 اس نقد کا اب چلن نہیں ہے

اب عیب ہیں سب ہنر ہائے	ہیں پوچھتے کم گھر ہمارے
از بسکہ ذلیل فخر ہیں ہم	فنا نہ روزگار ہیں ہم
ہے اوج پہ بنے ہیں ہمارا	دیکھے کوئی جس زور و مد ہمارا
کیا کوئی سنے فغان ہماری	دل دروہی داستان ہماری
ہم مایہ عبرت ہیں	ہم ننگ زمین آسمان ہیں
ناچار ہیں خستہ حال ہیں ہم	عبرت کہہ زوال ہیں ہم
ٹٹنے یہ ہوا ب نشان ہمارا	گم گشتہ ہو کاروان ہمارا

کسر نہ است کہ منزل کہ مقصود کی است
 این قدر است کہ بانگ حسرت می آید

اتم بھتا یہی کہ آئی ناگاہ	اک سمت سے اک صدائے جانگاہ
اس شان سے تھی وہ آہ دلگیر	پہلو میں اثرِ غل میں تابشیر
دل ہاتھ سے لینے میں بلا تھی	جاؤ تھی ہوسون تھی ہوجا کی تھی
ڈوبی ہر تن جو تھی اثر میں	نشر سی اتر گئی جگر میں

جس رحمت کی آبی تھی وہ آواز
 جنبش جو ہوئی رگ اثر کو
 دیکھا تو وہاں بجاہ و تمکین
 صہوت سے عیان جلالِ شاہی
 وہ ریش دراز کی سپیدی
 پیری سے کمرین اک درخشم
 وہ ملک چہان نے والا
 اٹھتے ہوئے جوش سے برقت
 نالان ہین کہ اب بھی تو جاگو؟
 آخر کب تک یہ خواب غفلت؟
 تاجندہ ہو گے ست و شاد
 سوچو تو دراکہ حال کیا ہے؟
 غفلت میں جوش بے برقی ہے؟

وہ جلوہ نما سے سحر و عجاز
 دل تھام کے سب بٹھے اُدھر کو
 آیا نظر ایک پیرِ مرین
 چہرے پر نرف و صبحِ گلہاری
 چھٹکی ہوئی چاندنی سحر کی
 توقیر کی صورت مجسم
 وہ قوم کی ناؤ کھینے والا
 ہے مرثیہ خوانِ قومِ ملت
 اے خواب گران کے سونے والا
 اٹھو تو درانتاب غفلت؟
 اٹھو! کہ ہوئی سحرِ نمودار
 کس خواب میں ہو؟ خیال کیا ہے؟
 خواب اٹھو سحر ہوئی ہے

کچھ تم کو خبر ہے۔ یا نہیں ہے؟
 اغیار کے طرز کو بھی سن کر
 دیکھو تو ذرا یہ حالت ار
 ہو کر درہ صفت پسین کیوں
 کیوں تیر ستم کے ہونشانہ
 کس نے تمھیں اوج سے اتارا؟
 کیوں بار ہو تم دل زمین پر؟
 کس تیج میں وہ گئے ہو پھٹس کڑ
 افلاس میں تم جو ہو گرفتار؟
 شکوے ہیں جعبے نذری کے تم کو
 حُرقت کو جو کر چکے ہو غارت
 ہر علم و ہنر سے بے خبر ہو
 مدخل جو نہیں کمال میں کچھ

کچھ دل پہ اثر ہے۔ یا نہیں ہے؟
 لگتے نہیں کیا جگر پہ شستر؟
 کیوں قیدِ بلا میں ہو گرفتار؟
 اس بزم میں خوار ہو تھیں کیوں؟
 بگڑا ہے تمھیں سے کیوں زمانہ؟
 اقبال نے کیوں کیا کتارا؟
 کیوں برق بلا گری تمھیں پر؟
 کیا ہو کہ اُجڑ گئے ہو بس کڑ
 بیٹھے ہو جو نقش پا سے بیکار؟
 ملائے ہیں جو نوکری کے تم کو
 برباد ہو چکی تجارت؟
 صنعت میں جو تم شکستہ ہو
 وسعت جو نہیں خیال میں کچھ

افعال جو سخت مبتذل ہیں
 رونا ہر تھین اب آج جن کا
 غفلت میں جو خوب سوچے ہو
 دنیا کے نہ کام کے نہ دین کے
 تکبت کی گھٹا ہے سر پہ چھائی
 عیش نصیب ہو نہ آرام
 برباد پڑے ہیں کارخانے
 رونق کا اثر نہ عیش کی بو
 امید کے دن کی ہو چکی شام
 اب وقت اخیر ہے خبر لا
 تا دیر وہ قوم کا فدائی
 اٹھتے ہیں جوشِ دل سے پیہم
 افسانہ غم سنا کے ٹھہرا

تیر کے دستِ پیا جوشِ ہین
 خود کردہ ہیں کیا علاج اُن کا
 ہونا جو تھا۔ وہ ہو چکے ہو
 افسوس! اب ہے نہ تم کہیں کے
 افلاس کی ہر طرف دُھائی
 گھر گھر میں مچا ہوا ہے کُرام
 تکبت نے مٹا دیے گھر انے
 اک خاک سی اُڑ رہی ہے ہر سو
 خورشید آگیا لبِ بام
 جو کچھ کرنا ہے اب بھی کر لو
 وہ خضر طریقِ نہ سمانی
 عبرت کا دکھا رہا تھا عالم
 سوتون کو جگا جگا کے ٹھہرا

جادو کی بھری ہوئی وہ تقریر	ہونٹوں سے پکے ہی تھی تاثیر
ترغیب کے ساتھ ساتھ تہ	کچھ یاس۔ تو کچھ نوید امید
کچھ لطف بھی تھا عتاب کے ساتھ	تھا زہر پہ قند ناب کے ساتھ
باتوں میں اثر تھا کس بلا کا	اک بار جو رخ پھرا ہوا
امید کی بڑھ گئی تگ و تار	اوپنچی ہوئی حوصلوں کی آواز
خواہش کے بدل گئے ارادے	ہمت نے قدم بڑھائے آگے
وہ دوڑ چلے جو پاگل تھے	آندھی ہے جو فسر دہ دل تھے
جو تھا وہ عجیب جوش میں تھا	مخمو بھی اب تو ہوش میں تھا
اب ملک کے ڈھنگ تھے نزلے	اخبار کہیں کہیں رسالے
تعلیم کے جا بجا وہ جلسے	گھر گھر میں ترقیوں کے چرچے
بیتاب ہر ایک جزو کل تھا	ہر بار بڑھے جلو کا غل تھا

نومیدی از وصال تو طاقت گداز بود
صد جا کرہ زدیم امید پریدہ را

اسلام کی حالتِ زبون کا
 ہوتا صبر و شکیب کا نیاز
 تدبیر مرض کی جستجو تھی
 یعنی روشِ علاج کیا ہوا
 کیا ہو کہ اُبھر چلینِ ذرا ہم
 یہ پھانس چھپی ہوئی بھل جائے
 وابستہ عنہم کی جان رہی ہو
 یہ قوم کی بیکسی تو جائے
 تھی بسکہ ہر ایک کو یہی شکر
 ہر زخمِ مین تذکرہ یہی ہوتا
 دانش طلبانِ نکتہ دان نے
 ترتیب دیئے بکاوش و کد
 لکھے بہ دلائل و براہین

آنکھوں میں جو پھر گیا تھا نقشا
 غیرت نے دلون کو پھر ابھارا
 ہر زخم کی اب یہ گفتگو تھی
 بیمار کو کس طرح شفا ہو
 اس قیدِ بلا سے ہون ہا ہم
 بیمارِ اجل ذرا سنبھل جائے
 سوکھی ہوئی شاخ پھر ہری ہو
 یعنی یہ مریض جی تو جائے
 ہر یون یہی بحث تھی یہی ذکر
 ہر شخص کا مشغلہ یہی ہوتا
 عیسیٰ انفسانِ غمش بیان نے
 بتیس سالہا نے مفسر
 اس بحث پہ مختلف مضامین

وہ نکتہ درحقیقت آگاہ
 سید شرف علی ممتاز
 ان کے قلم گہر نشان نے
 آسان کر دی ہر ایک مشکل
 جو بحث تھی دلنشین کی تھی
 اسلام کا وہ عروج شاہی
 ایوان علوم کی وہ تہن
 تکمیل فنون میں تو غسل
 اس طرح غرض کہ جزو دکا
 تصویر سی پھر گئی نظر میں
 اسباب و علل سے بحث کی پھر
 کس بات سے ہو سبب ہو کیا
 پھر اصل سخن پہ کی جو تقریر

یعنی مہدی علی ذی جاہ
 مشتاق حسین نکتہ پرداز
 آئین گزارش بیان نے
 ناطے شدہ رہ گئی تہ منزل
 ہر بات کی چھان بین کی تھی
 وہ اوج وہ شان کجکلا ہی
 تحصیل و کمال کے وہ آئین
 اک بار پھر ان کا وہ منزل
 لکھنچا تھا وہ ٹھیک ٹھیک نقشا
 جان آگئی قالب اثر میں
 یعنی کہ یہ نفتلاب نادر
 وہ باعث اوج اب ہوا کیا
 یعنی روش علاج و تدبیر

حقیق سے کیے مراسل
 تزییہ کی صورتیں بتائیں
 واقعہ یہ بات کی تھی تسلیم
 نہ یہ شفا جو ہے تو یہ ہے
 استہین جو یون غم و تعب ہم
 تغذیہ مکس سے بہت اعلیٰ ہیں
 جیہ میں وہ طریبات آئیں
 تزییہ کے وہ اسرار نایاب
 گنج و گران دانش و فن
 کیا رک وہ تکیہ قسریٰ
 سیف سے بھی بہرہ ور ہوں
 جو بہ ہو کمال کے دکھائیں
 جس کے تعلیم جو بال پرواز

واکریئے عقدہ ہائے مشکل
 جو جوتھین ضرورتیں بتائیں
 یعنی کہ علوم نو کی تعلیم
 اس دکھ کی دوا جو ہے تو یہ ہے
 تزییہ ہی ہے جس کہ ادب ہم
 تزییہ کے دائرے میں آئیں
 یورپ میں جو ہوئے ہیں تعلقین
 وہ طرز معاشرت کے ادب
 و فلسفہ جدید میں
 نیوٹن کے مسائل یقینی
 ہم بھی اسی کان کے گہر ہوں
 اس زرمین ہم بھی بار پائیں
 اس اوج میں ہم بھی ہوں عنان تاز

گو صعب نہیں ہیں یہ مراحل
 قائم ہیں جو آج درگاہین
 سرکار سے ہے قیام جن کو
 اور دن کی اگرچہ رہنا ہیں
 جس غم سے مگر تباہ ہیں ہم
 اُس درد کی یہ دوا نہیں ہیں
 پیاسے نہیں ہم اس ابرویم کے
 اپنے تو یہ چارہ گر نہیں ہیں
 تعلیم ہی صرف جو ہو مقصود
 ادبار کے ہیں مگر جو آثا ر
 ذلت سے بھری ہر ایک خواہ
 آئین معاشرت میں بھی ہم
 تہذیب خیال بھی ہے درکار

ہم کو ہے مگر یہ تازہ مشکل
 جن پر ہیں اٹھی ہوئی نگاہیں
 حاصل ہے قبولِ عام جن کو
 اُن کے لیے نسخہ شفا ہیں
 اس زخم کے یہ نہیں ہیں مرہم
 ناخن یہ گرہ کشا نہیں ہیں
 درمان یہ نہیں بہا ہے غم کے
 ہر چند کہ ہیں مگر نہیں ہیں
 کافی ہے یہ جس قدر ہو موجو
 ہم ایک ہیں اور ہزاروں آزار
 افلاس میں سفلہ پن کی بُج ہے
 محتاج ہیں تربیت کے اس دم
 تحصیلِ کمال بھی ہے درکار

مقصود ہے دولت یقین بھی
 تکمیل طریق پاکبازی
 درس لغت عرب کلم و بیش
 پھر غیر سے کیا ہو چارہ جوئی
 تدبیر یہ ہے کہ اب سنبھل کر
 وابستہ غیر تھے اگر ہم
 اس دشت کو طے کرین سراسر
 قاتل ہو بافتناق باہم
 جو قوم کا مانن و مست ہو
 وہ کعبہ آرزو ہمارا
 آئین و اصول فن بتائے
 وہ درس گنجستہ انجام
 ہر عقدہ آرزو کرے و ا

تعلیم اصول شرع و دین بھی
 ترویج شریعت حج سازی
 اتنی جسے مشکلیں ہوں پیش
 کس کس کا کرے علاج کوئی
 ہم آپ کھڑے ہوں اپنے بل پر
 اب آپ ہوں اپنے چارہ گر ہم
 ہم آپ دلیل راہ بن کر
 اک مدرسہ العلوم اعظم
 درمان ہو طبیب چارہ گر ہو
 ہر غم میں ہو چارہ جو ہمارا
 آداب معاشرت سکھائے
 ہو پشت و پناہ قوم اسلام
 مرکز ہو ہماری حاجتوں کا

سامان روایے غرض ہو
لعیننی کہ دولے ہر مرض ہو

درمان ہو مریض خستہ جان کا
مرہم ہو جراحت نہان کا

مشاطہ را بگو کہ بر اسباب حسن یا ر
چیزے فزون کند کہ تماشا بار سپد

والا اگر ان قوم نے اب
اک مجلس تازہ کی مرتب

دنیبا چہ نامہ سعادت
لعیننی وہ خزنیتہ لبضاعت

رأین ہوئین متفق جو سب کی
اب قوم سے یاوری طلب کی

وہ کشتہ قوم وہ مندا ئی
اٹھالیے کا سہرگدائی

ایک ایک سے عرض حال کرتا
درد وہ پھر سوال کرتا

ہر بزم و ہر انجمن میں پہونچا
ہر باغ میں ہر چمن میں پہونچا

کاوش سے غرض تھی کچھ نہ کدے
ملتا تھا ہر ایک نیک دے

مردانِ خدا پرست سے بھی
زند ان سیاہ مست سے بھی

ہر زاہد و بادہ خوار سے بھی
ملتا تھا وہ گل سے خاک سے بھی

ٹھہرانے جو گرم سیر ہو کر
 مطلب تھا جو خوب نشست سے بھی
 پستی سے لافلک کی صوت
 صوفی - عالم - رشید و گمراہ
 دانش طلبان نکستہ اندو
 مطلب کا ہر اک سے تھا طلب گار
 گزرا وہ ہر ایک رہ گز پر
 کس بزم میں یہ فغان پہونچی؟
 ہر اک کو یہ ماجہ سنا یا
 نالے کیے داغ دل دکھا کر
 کیا کیا نہ مصیبتیں اٹھائیں
 ناکام رہا صدائیں مے کرے
 حقل پائے شکر کے بدلے !

کہنے بھی گیا وہ دیر ہو کر
 گذر احرم و کنشت سے بھی
 آدرون میں رہا چمک کی صوت
 والا گمراہ صاحب جہا
 کم حوصلگان حیلہ آموز
 ہر خوان سے تھا وہ زلمہ بردار
 دی اُس نے صدا ہر ایک دُپیر
 آہ اس کی کہان کہان پہونچی؟
 ہر بزم میں اپنا راگ گایا
 رویا کبھی حال عشم سنا کر
 ہر طرح کی دلتیں اٹھائیں
 دشنام سنی دعائیں مے کرے
 سنگ اُس کو ملے گھر کے بدلے !

لعل اُس نے دیے شرار پائے
 کیا تلخ ملے جواب اُس کو
 برگشتہ کہا کسی نے دین سے
 خود قوم کو ہو گئی تھی یہ کد
 چرچے تھے یہی غیب تا شرق
 گوناوک ظلم کا ہدف تھا
 منظور جو قوم کا تھا عسکر
 دشنام کو وہ دعا ہی سمجھا
 جو اُس نے سے کرم کے بدلے
 ہر چند یہ مشکلیں تھیں دیش
 دل کو نہ رہا تھا آس
 بیگانہ عزیز تویش ٹھہرا
 یہ زحماتیں گویا تھیں اُس کے

نکل نذر کیے تو خار پائے
 کیا کیا نہ دیے خطاب اُس کو
 لعنت کا صلا ملا کہین سے
 زندیق کہا کسی نے مرتد
 وہ اپنی ہی مہن میں تھا لکر غرق
 وہ شیفتہ پھر بھی سر بکفت تھا
 ذلت پہ بھی اپنی تھا اُسے ناز
 وہ درد کو بھی دوا ہی سمجھا
 لطف اُس نے کیے ستم کے بدلے
 گویا تھے سب بیگانہ و خویش
 یار و نین و فغان تھی ذرا بھی
 سمجھا جسے نوش نیش ٹھہرا
 پُر زور تھے پر جو ہا تھا اُس کے

آگے وہ بڑھا ہٹا کے سب کو
آئے تھے جوں گاہ بن کر
نا کام ہے وہ جن کو بھٹی لاگ
کی خس نے اگرچہ لاکھ تدریس
آتش پہ ٹھہر سکا نہ سیما
باطل کو جو حق نے کر دیا پست
آہون نے دکھائی اس کی تاثیر
پرورد جو اُس کی داستان تھی
ٹھنڈے ہوئے تھے جو گرم ہو بھی
ہمت تھی جو شمع راہ اُس کی
ہونی تھی کہ قوم کے پھرین دن
آما دہ ہوئے براے امداد
وہ افج قرعے شوکت و جاہ

طے کر کے رہا رہ طلب کو
سب اڑ گئے برگ کاہ بن کر
خاشاک سے دب سکی نہ یہ لگ
صرصر کا نہو کا عنان گیسر
خاشاک سے رُک سکا نہ سیلاب
اب نیست پانی صُوت ہست
کام آئے وہ ناہماے شبگیر
بیرزا اثر جو وہ فغان تھی
دل تھام کے رہ گئے عذ بھی
خالی نہ گئی وہ آہ اُس کی
تالے نہ رہے اثر کیے بن
عالی نشان صاحب داد
سرکار نظام خلد اللہ

وہ ستندِ عدالت داد
 وہ صاحبِ سیرتِ ضیہ
 تھے ملکِ مین اور بھی جو ذی جاہ
 فیاضیوں کے دکھائے آثار
 امید نے بھی بر غمِ دشمن
 وان بحرِ کرم کو آگیا جوش
 پیدا جو ہوا خیالِ غیرت
 اس جوشِ مین بھر گئے بُرینک
 نادار تھا یا کہ اہلِ زر تھا
 روشن ہو یہ شمعِ راہ حاجت
 آخر ہزار جاہ و اجلا
 روشن ہوئی بزمِ گاہِ اُمید
 ستلم ہو یا دگارا یا م

یعنی وہ رئیسِ مصطفیٰ باد
 دستورِ کبیرِ اصفیہ
 اسلام کے یاد رہو خواہ
 یا ابرِ کرم ہو اگسار
 بھر بھر لئے اپنے جیبِ دامن
 یا نِ مطلبِ آرزو تھی ہمدوش
 یہ تھا اثرِ کمالِ غیرت
 تھا چور اُسی نشین ہر ایک
 ہر اک کا یہ طمعِ نظر تھا
 تعمیر ہو قبلہ گاہِ حاجت
 طالع ہوا آفتابِ اقبال
 نکلا اُنقِ شرت سے نورِ شفا
 وہ مدرسۃ العلوم اسلام

بنیاد کی تھی جو دلربا رسم
 مجمع تھا جواہل علم و فن کا
 کس شوق سے تھے شریک صحبت
 جنگو کہ یہ دُشمن لگی تھی جی سے
 تھا لارڈ لٹن جو صدرِ محفل
 بنیاد کے سنگ اولین کو
 گو سرور انجمن ہو یورپ
 یا این ہر جاہ و شوکت و فر
 سیکھے ہیں اُصول و فن انھیں سے
 ہوں آج جو میں شریکِ محضر
 مقصود یہ ہے یہ چاہتا ہوں
 خالق سے دعا ہے اب کہ جاوید
 ذرہ ہے تو مہرِ آسمان ہو

کس شان سے یہ ہوئی ادارہ
 کچھ ڈھنگ نیا تھا انجمن کا
 عالی نشان قوم و ملت
 پھولے نہ ساتے تھے خوشی سے
 فرزانہ وہ ہوشمند عاقل
 رکھا تو کہا کہ: اے عزیز و
 سرچشمہ علم و فن ہو یورپ
 ہوا ہل عرب کا سایہ پرور
 لی ہے روش سخن انھیں سے
 رکھتا ہوں جو اس بنا کا پتھر
 اس حق کسی قدا و اتن
 روشن ہے یہ چرخِ امید
 قطر ہے تو بحرِ بیکران ہوا

مرشح قصہ مارفتہ خوابِ چشم خاصانِ ا شبِ آخر گشتہ فسانہ از فسانہ می خیزد

<p>یہ حالِ ناہما سے شبگیر یہ اوجِ دو خیالِ اُسید صدِ شکر کہ آج بارور ہے لایا ہے وہ برگ و بار کیسا! بخت اسکا جو آج اوج پر ہے یہ اُس کی ترقیوں کا ہے طور پہلے سے بکرتاب ہے آج اس چشمہ فیض سے ہر سیراب دانش طلبانِ قومِ کشر کس مثل کے یانِ نمرین ہین</p>	<p>یہ قوم کی آرزو کی تصویر یہ قوم کا نو نہال اُسید جو شاخ ہے اُس کی پُرمتر ہے اعد اکو ہے خار خار کیسا! ہر لحظہ بر فوقِ درگاہ ہے کل اور تھا آج ہو گیا اور کل شمع تھا آفتاب ہو آج بنگال سے تاصد و پنجاب ہین جمع ہر اک جگہ سے آکر کس کان کے یانِ گہرین ہین</p>
---	---

اس باغ میں کوئی آکے دیکھے
 ہر چند یہ افح ہوا یہ شان ہوا
 سامان جوتے کچھ ہم ہیں
 جس دشت میں فکر ہے عنان تاز
 ہمیش نہاد آرزو ہے
 جس کے لیے ناصبور ہیں ہم
 ناطے شدہ منزل طلب ہے
 باقی ہیں بہت سے کام اب تک
 آتا ہو یہاں جو کوئی ممتاز
 اے قوم! کہاں ہو تو کدھر ہے
 تو۔ اور میری خبر نہ لے۔ قوم!
 جو لوگ دکھا چکے ہیں ہمت
 افسوس تو ان پہ ہے۔ کہ اب بھی

اسلام کے ہونہار پودے
 وہ بات مگر ابھی کہان ہو
 ہر چند بہت ہیں۔ پھر بھی کم ہیں
 جس افح پہ ہر ہوس کی پرواز
 جس سمت عنان جستجو ہے
 اُس حد سے ہنوز دور ہیں ہم
 امید ہنوز تشنہ لب ہے
 تعمیر ہے نامت نام اب تک
 سنتا ہو یہ بام و در سے آواز
 کیون حال سے میرے بخیر ہے
 کس نیند میں سو گئی ہو اے قوم
 اُن سے تو نہیں ہو کچھ شکایت
 ہیں گم شدہ رہ تہی!

جلوے جو دکھایا ہے ادبار
 اب تک برسبر کجی میں
 سچ یہ ہے کہ جب ضد آپڑی ہو
 گو قوم شکستہ حال ہو جائے
 افلاس میں ٹھوکرین بھی کھائے
 پوچھے کوئی بد نہ نیک اس کو
 سہتے ہیں پڑے اُسے شبے رُو
 یا دور نہ کوئی۔ نہ چارہ گر ہو
 ہر ایک کے دل پہ بار ہو کر
 یہ سب ہو پران کی ضد جائے
 گو قوم پہ لاکھ آفتیں آئیں
 جاتے نہیں وہ ہم باطل ان کے
 اتنے جو نہ کج خیال ہوتے

اوہام غلط میں ہیں گرفتار
 گو اپنے میں پھوٹی اجنبی میں
 پھر قوم کی ان کو کیا پڑی ہو
 برباد ہو پائمال ہو جائے
 اغیار کے ناز بھی اٹھائے
 ٹھکر کے چلے ہر ایک اس کو
 اغیار کے طفہ ہائے دل و ز
 ہے خواب تو اور خوار تر ہو
 مٹ جائے ذلیل و خوار ہو کر
 حق بات کبھی نہ دل میں آئے
 ممکن ہو کہ یہ در ابدل جائیں
 پتھر سے بنائے ہیں دل ان کے
 کیون آج شکستہ حال ہوتے ہ

سید سے اگر ہے بغض لیس
 کچھ آپ ہی انتظام کرتے
 باتیں نہ فقط بنا کے رہتے
 اسلام کی دوستی تو یہ تھی
 یہ وقت جو آپڑا ہے مشکل
 اک عرضہ کہ قبول فرم ہے
 یاں حال کھلے گا این آن کا
 اے مدعیان حب اسلام!
 دعوے ہین۔ تو کچھ ہنر دکھا!
 دیکھو! رو جُستو یہی ہے!
 انداز عرب اگر ہے خمین!
 موقع ہے یہی ہنر دکھاؤ!
 کرد و جو گزشتہ کی تلافی!

وہ خادم قوم اگر ہے گمراہ
 اسلام کو نیک نام کرتے
 جو منہ سے کہا دکھا کے رہتے
 الفت کی دلیل تھی تو یہ تھی
 ہر پردہ کشائے حق و باطل
 سبب امتیاز نیک و بد ہے
 دیکھل ہر وفا کے امتحان کا
 جُرون میں تو اب کرو نہ آرام!
 ہمت کے قدم ذرا بڑھاؤ!
 میدان یہی ہو! گو یہی ہو!
 باقی ہے وہ جوش اگر لوہین!
 جو کہتے تھے آج کر دکھاؤ!
 ثابت ہو زمانے پر کباب بھی!

گو دورِ فلک ہوا در گون	پھر بھی نور گون میں ہو ہی نہ
اسلام کے وہ ترین اب بھی	اس اکھ میں کچھ شر میں اب بھی
اس حال میں بھی دُش ہی ہو	وہ وصل بھی گیا پیش ہی ہو
اس جام میں ہے شرابِ باقی	اب تک ہر گہر میں آبِ باقی
گو خواہ میں طرزِ خود ہی ہو	مُر جھاگے پھول بود ہی ہے

هَذَا وَلَقَدْ بَلَغْتَ أَقْصَاهُ
فَاسْعُوا! وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

{ رستم }

سرگزشتِ عہدِ گلِ اہمِ شبلی می شنو
عذیبِ آشفۃ گرفت ستارِ افنا را

۱۔ اصل میں یہ شعر نظیری کا ہے ۱۲ منہ

مطبوعات الناظر پریس لکھنؤ

خواجہ اردو - اردو زبان کی سب سے پہلی جامع
موسط اور اصول قواعد مولوی عبدالحق کی
سرکاری نچن حرقی اردو قیمت ... ۴۰ ...
محاربات صلیبی صلیبی انجمن کے حقیقی حال
جو انکی ایک سچی جامعہ نے شائع کئے اور انکی
کے ابو جوسلیمانی اور انکی انجمن کی جامعہ قیمت
الاحسان تصوف کی تاریخ اور انکی درجہ بدرجہ
ترقی کے حالات قابل دید قیمت ... ۸ ...
کلیات نعت یعنی حضرت عیسیٰ کو روئی کا نعتیہ
دیوان عاشقان رسول امجد علیہ السلام کی جامعہ
بہترین تحفہ قیمت ... ۴۰ ...
وقعات کربلا میں پیش کی ایک ہی جگہ مرقوم کی
بہترین انتخاب ایسے تسلسل سے مرتب کیا ہو کہ کتاب سے
انتہا تک کل سطر انکھنے سے پہلے جانے میں قیمت عیسوی
میلا واپن جرمی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ولادت اسعد کے متعلق بہترین کتاب جو میں کمال انشاداری
کے ساتھ تمام احداث صحیحہ بیان ہے ہیں اصل عربی
کے ساتھ اردو کا ترجمہ بھی قابل دید ہے قیمت ۴۰
تیس فرانس - شکسپر کے لاجبٹ لے نے نثر کی تحفہ

کا ترجمہ اردو نفاذ دای کا بہترین نثر قیمت
ترقی زبان بذریعہ تراجم - عیسوی نثر و کلام
ایم سے نام کتابخانہ جات سرکاری بھوپال کے اردو
کا نظم میں دین پڑھا تھا قیمت ... ۴۰ ...
میکفن اور لوسی - فنی احمد علی شوقی حیدر آبادی
کا ایک بڑا لطیف ڈراما قیمت ... ۲ ...
حیات نظامی - مولانا نظامی گنجوی مصنف سنگھ
کے حالات زندگی قیمت ... ۴۰ ...
شوکیہ اور دو مظلوم نہیں - انجمن بھوپال کی
روز فطرت - علم طب علم طبقات الارض جغرافیہ طبی
اور ثوابت سیار کے ابتدائی اور بنیادی اصول کی
تشریح مکمل کے پیرامین نفع ہنگامہ قیمت ۴۰
انسان - انسان کی تشریح علمی رنگ میں گرہن شمس
اور آسان طور پر کیے اور انکی انجمن قیمت
تقریر و نقد جنگ مجلس استقبالی اردو کا نظم کے
میں تشریح و نقد جنگ کے اردو کی صدائی تقریر و خطابی اپنی
خوبیوں اور مفید خصوصیات کی فاسے قابل دید ہے قیمت
اتفاقی زمانہ - مسٹر جوش کا بیطرفانہ قیمت ۱
ایک نادان چار بست - از سر سید احمد خان قیمت ۱



ازواج الاسباب
 و شاعری کے سوا دیگر ادبیات علم حاصلہ اسلام کا رواج
 ... عصر
 شباب گھنٹہ شاعری احمد علی بی بی ایل ایل بی
 مرحوم فقیر الدین چاند راء اودھ کے مراد اور سلطنت کی تاریخ
 افسانہ کے پیرایہ میں لکھی گئی ہے یہ کتاب شاعری
 کا ایسا دلکش مرقع پیش کرتی ہے کہ کوئی آزاد کے جادو
 قلم کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے قیمت
 مرقع اودھ - فرما دیوان اودھ کے مفصل تاریخ
 حال اتھارٹھ گین بردار اور دلکش ناز میں قیمت ۱۸
 اسرار رنگوں - برہما اور رنگوں کے اصلی اور
 سچے حالات باشندگان رنگوں کی معاشرت اور
 مذاق کے مناظر حسن و عشق کی جیتی جاگتی تصویریں
 شروع سے آخر تک اتھارڈ کچپ کے بہ ختم کے چھوٹے
 کوچی نہیں چاہتا۔ زبان سلیس پیرایہ بیان دلکش
 قیمت بابت ہمہ خوبی بہت کم صرف ۱۰ ... عصر
 جمیل و شبنم - عرب کی ہر زمین جرس و عشق
 کی چین بندی دیکھنا ہو تو مولوی جواد علی خان جٹا
 اور یکا پر لطف فسانہ دیکھیے قیمت ۱۳
 مساوات - شرجوش کا بیظرفنا قیمت ۱۱
 عطر انتخاب - ایلت اسے عربی کوہس کی

بعض نظموں کا قائل یہ ترنظم اردو میں قیمت ۱۰
 شاعری قاسم وزیر - شاعر پشمال جٹا شاعری
 احمد علی شوق قدوائی کا جوائے الماحیین
 شاعری اور زبان کی لطافتوں کے ایک بڑی شاعری
 یہ دیکھی گئی ہے کہ ساری کتاب میں کہیں اضافت نہیں
 آنے پائی۔ زبان کے لحاظ سے خود شاعری صاحب کی
 جملہ تصانیف میں یہ شاعری افضل ہے جذبات شاعری
 طرا داد اور دیگر خصوصیات کے لحاظ سے بھی یہ شاعری
 اپنی آپ نظر ہے قیمت ۱۲
 دیوان حالی مع مقدمہ شعر و شاعری
 مولانا حالی کا دیوان جس قدر قدر قیمت کا شوق
 ہے ارباب ذوق سے پوشیدہ نہیں اور مقدمہ میں
 شعر و شاعری کی حقیقت پر فاضلہ تبصرہ کیا گیا ہے
 اور درانی میں ایک نادر وجود اور نہایت قیمتی
 چیز ہے۔ قیمت اسم اعلی جلد سے ۱۰ غیر جلد ۱۰
 قسم ادنیٰ جلد للعد غیر جلد سے ۱۰
 تذکرہ سترین - شیخ علی حزمین شاعر فارسی
 جو ہندوستان آکر رہیں کے ہو رہے ہیں
 مختصر و بخیر ہے قیمت ۱۰
 بیدار لہاس کی مصیبت - از مولوی علی محمد شرج
 لکھنوی قیمت ۱۰

ملنے کا پتہ: بیخبر النظمیات پبلیشنگ کمپنی

اعور تون کی نشانی ایک صاحبہ مشہور علی
بی لے (علیک) ایک لکھنؤیہ جو اردو زبان کی
مشہور انشا پرداز ہیں صفت السنون کہ خطوط نویسی
سکھانے کے لئے نمونہ کے طور پر یہ مکتوبات لکھتے ہیں
جو قابل دید ہیں کتاب کے شروع میں مشہور ادیب
سید محمد علی صاحب بی لے رئیس بدایوں کا
پر لطف تبصرہ ہے قیمت عدد
نزد ویشیان - اردو میں اپنے طرائق کا سب سے
پہلا اور دلچسپ ڈراما جسکی ابتداء میں مولانا شمس
مزار سوا بی لے مولوی رشید سلیمان ندوی اور
نضر سجاد حیدر (میدرم) کی دلچسپ تقریحات
خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہیں قیمت ۸
اصول نسخ لکھنے کے مشہور خوشنویس متقی علی
صاحب جمع رقم فانی ساری عمر کی مشق و تجربہ کی بنا پر
اس کتاب میں وہ اصول اور طریقے لکھ دیے ہیں جن سے
نوشقون کو خط نسخ حاصل کرنے اور اس میں کمال
پیدا کرنے میں آسانی ہو امولا و عملا ہر طرح
اس فن کی یہ ایک جامع مستند اور کامیاب کتاب
ہے قیمت
خوارشید بدر - جنگ بدر کے حالات منظوم از
مولوی نور الحسن کاکوروی قیمت ۲

مسلمانان اندلس - اسپین میں کچھ سو برس تک
مسلمانوں نے حکومت کی اور نہ صرف حکومت کی بلکہ
انجمن اندلسی الہم لہرمون کے طفیل ممالک یورپ
کی وحشت اور غربت دور ہوئی اور یادگار زمانہ
استان کے سامنے زلف ادب چم کر کے یورپ کی اقوام کو
اس درجہ تمدن و تہذیب پر پہنچے ہیں کہ تہذیب
و شائستگی کی اشاعت کے نام سے وہ دوسری حکومت
پر اپنا تصرف کر لیتی ہے یہ کتاب اسی بکا نذر و نگار
قوم کی کل تاریخ پیش کرتی ہے جو نامور سلسلہ
کی انگریزی تاریخ سے ترجمہ کی گئی ہے قیمت ۴
بیان خسرو حضرت امیر خسرو دہلوی علیہ السلام
صوفی جیسے الکمال شاعر حال مولانا شبلی جیسے منظر
انشا پرداز اور شاعر کلم سے قیمت ۱۰
محبت اور جاہ و ثروت کی کشمکش - مشہور
کا نہایت دلچسپ فسانہ قیمت ۳
نوبہار مرزا محمدادی بی لے اس کی نظر قیمت ۲
قنوی امیر سیم برہنہ محمدادی بی لے اس کی نظر قیمت ۲
کنولار حبیب خلیفہ احمد زید علی کا دل (جلد ۱) ۶
خیابان خیال و تصانیف علی شریک علی کی نظمیں ۲
اساتذہ تعلیم - محمد علی ابتدائی تعلیم کرنے والوں پر مبنی
چاہے علی اور علی تہذیب قیمت ۶

لئے کامیاب رہے بیچو القاریک اچھنسی لکھنؤ

مولانا عجب الدین	ملک سلطان عصم	میکون لوسی ۱۲	فلسفہ جذبات ۶
حسن کا گو کاظمی عصم	حیدر علی سلطان عصم	منشی شوق	فلسفہ اجتماع عصم
در و در اسیر ۱۲	اردو کی ڈالی ۱۳	منشی الابرار	روشنی انوار ۸
غزوة مصر عصم	منشی سجاد حسین	مرثیہ ۱۰	خدا کی انسانی ۱۳
فتح و مفتوح عصم	حاجی بھلول ۱۰	بارہ سنین ۱۰	خواجہ عشرت ۱۰
الفاسو ۱۲	احق الدین ۸	بنگالی دلہن ۱۲	بر باد زانی ۶
خونناک عبت عصم	پیاری دنیا ۱۰	بروک ۵	قواعد میر ۶
رومۃ الکبریٰ عصم	طہار لونڈی عصم	مشتوقہ فرنگ ۸	مذکورہ آب بقا عصم
فردوس ہرین عصم	طہر فائز ۶	جلال مرجم	اصلاح زبان ۱۲
بابک شری ۲ حصہ عصم	نیٹھی چھری ۶	مضمون ہندو کش عصم	جان باندو ۶
ایام عرب ۶	کایا لٹ ۱۲	نظم بھارین عصم	شاعر کی ہائی دور کا عصم
ظور افگور ۱۲	پند تہا شہر	افادہ تالیخ ۸	طاہر اقبال ۱۵
قلپانا ۸	شاندہ زاد کامل ۶	رسالہ تذکرہ دہانت ۸	ملت بیضا ۵
مقدس نازنین ۸	میر کساد ۶	تغیب القواعد ۱۲	شمع و شاعر ۱۲
حروب صلیبیہ ۶	خدا کی فوجدار ۶	مرزا محمد ہادی بی	شکوہ ۱۲
عقد رات مجلہ ۶	حامد سرشار ۱۲	امراؤ جان ادا عصم	جواب شکوہ ۱۲
جنید بغدادی عصم	کاشی ۱۲	مرقع لیلیٰ مجنون ۸	نائلہ یتیم ۱۲
ابوبکر شلی ۶	پیشو ۱۲	شنوی امیر یتیم ۱۲	ملل ترانہ ۱۲
خواجہ معین الدین ۶	سچر می لکھن ۱۲	نوبہار ۱۲	اکبری اقبال ۱۲
عصر قریم ۶	کرم دھم ۶	منشی علی بی	شنوی اسرار خودی عصم
نابھہ بغداد ۱۲	بی کہان ۶	تالیخ تمدن مجلہ ۱۲	درو پجودی عصم
مولانا شہری عوم	منشی علی شوق	شباب لکھنو ۱۲	مشرطہ علی بی
حیات انیس ۶	ترانہ شوق ۶	مرقعہ اودھ ۸	میر کریم بخش ۶
ارشاد الی شاعری عصم	قاسم و نیرہ ۱۲	مشرطہ عبد الحی بی	جنگل میں جنگل ۶
دینشا ہوار ۸	مسدس لیل ۶	تالیخ خلائی یو پی ۶	سرطانات ۶
ادیب ۸			جنگل وں جاں ۶
نور جہان ۸			

مناشرت	۱۸	نوائین	عصر	عمر نامہ	عصر	تاریخ ترقی اردو
فلسفہ ابن سینا	۱۲	مشتی سعید مارگری	عصر	یزید نامہ	عصر	مطبوعات انجمن ترقی اردو
اپریل فول	۱۶	آثار البری	عصر	کرشن بیتی	عصر	فلسفہ تعلیم
مشتی الدار حق بی	۱۸	حیات خسرو	عصر	خدیوہ کے فتنہ	عصر	رہنمایان ہند
تاریخ الالبشہ عیسوی	۱۲	حیات صباح	عصر	جگ بیتی	عصر	نیولین اعظم
خاتون اسلام	۱۶	امراے ہنود	عصر	کم و موت	عصر	امراے ہنود
اشیات اجبا الوجود	عصر	میر سلطان احمد	عصر	پنجیالیہ رنگ گنگوٹیان	عصر	القمر
مفتوح سین خان	عصر	اساس الاخلاق	عصر	پنجوئی کہانیاں	عصر	تاریخ ہند
مبادی سائنس	عصر	فنون لطیفہ	عصر	اتالیق خطوط نویسی	عصر	مبادی سائنس
عبارات صلیبی	عصر	خیالات	عصر	لازارا شد الحیری	عصر	فلسفہ جذبات
سید شمس فرید آبادی	عصر	اشغال	عصر	صبح زندگی	عصر	فلسفہ اجتماع
مفتوح خان درجہ	عصر	فن شاعری	عصر	شام زندگی	عصر	مقدمات طبیعیات
تاریخ یونان قدیم	عصر	نیار فستجوی	عصر	طوفان حیات	عصر	طبقات الارض
الرزاق	عصر	ایک شاعر کا انجام	عصر	سراب مغرب	عصر	البیرونی
نظام الملک سی جلد	عصر	جذبات بھاشا	عصر	سات روحانہ حقائق	عصر	مشاہیر یونان و ہند
البراکہ	عصر	کیو پرائڈ سائنس	عصر	بنت الوقت	عصر	تاریخ یونان قدیم
مشتی محمد حسن	عصر	خواجه حسن نظامی	عصر	سینا اکبر آبادی	عصر	تاریخ اخلاق و تربیت
اجرہ	عصر	سیپا دل	عصر	بنت الرسول	عصر	علم الحیثیت
ترنگی ہمارت	عصر	روزنامہ بالہ پور	عصر	حیات حسین	عصر	ریائے لطافت
مونا اسلم جیر چوپی	عصر	روزنامہ	عصر	جام کوثر	عصر	انتخاب کلام میر
حیات حافظ	عصر	تغیر ہر دفتر	عصر	ہفتی چھوڑ	عصر	اردو کا نیا قاعدہ
حیات حامی	عصر	بوی کی تعلیم	عصر	سیو الکبری	عصر	تکلیف قاعدہ
علوم عرب	عصر	میلاد نامہ	عصر	مشتی سید کاظم	عصر	اسباق النجوم
				بیوفا	عصر	القول الاظہر
				جمیلہ	عصر	تاریخ اصفہان
				یادگار سلف	عصر	مطبوعات دار الامین
					عصر	القللہ المم
					عصر	ارض القرآن جلد ۱
					عصر	مکاتیب شری جلد ۱

و معتبر الناظر یک ایجیسی لکھنو

